السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جوحضرات حج کےلیے حرمین کا سفر کرتے ہیں، وہ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنے کا بہت اہتمام کرتے ہیں، اس سلسلہ میں ایک حدیث بھی بیان کی جاتی ہے ۔ براہ کرم اس مسئلہ کی شرعی حیثیت واضح کریں کہ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنے کا اہتمام کہاں تک درست ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جوحضرات حج یا عمرہ کرنے کےلیے حرمین کا سفر کرتے ہیں، ان کا مدینہ طیبہ میں قیام کے دوران مسجد نبوی میں چالیس نمازیں لازمی ادا کرنا یا انہیں حج یا عمرہ کا حصہ قرار دینا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ صحابہ کرام اور ائمہ دین میں سے کسی نے یہ عمل نہیں کیا بلکہ ان حضرات کو جتنی بھی نمازیں مسجد نبوی میں پڑھنے کا موقع ملتا اسے غنیمت خیال کرتے تھے۔

اس سلسلہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث پیش کی جاتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کیں اور کوئی بھی نماز باجماعت فوت نہ ہونے دی تو اس کے لیے آگ سے برأت اور عذاب سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔ نیز وہ نفاق سے بری ہوجاتا ہے۔[1]

یہ حدیث منکر اور اس لیے سند ضعیف ہے کیونکہ ان الفاظ کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرنے والا صرف نبیط بن عمرو راوی ہے جس کا اس حدیث کے علاوہ کسی بھی دوسری حدیث میں ذکر نہیں ملتا۔ محدث العصر علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے اور اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔[2]

یہ حدیث منکر اس لیے ہے کہ اس کے مقابلہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں کسی جگہ، علاقہ یا مسجد کی کوئی تخصیص نہیں اور اس میں چالیس نمازوں کے بجائے چالیس دن کی نمازوں کا ذکر ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ[3] ''جس نے چالیس دن تک نمازیں باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کیں، اس کے لیے دوچیزوں سے برأت لکھ دی جاتی ہے: ''ایک جہنم کی آگ سے آزادی اور دوسرے نفاق سے برأت۔ عنہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے چالیس نمازیں مسجد میں باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کیں، اس کے لیے دوچیزوں سے برأت لکھ دی جاتی ہے: ''[4]

اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ حج یا عمرہ کرنے والے کےلیے اہتمام کے ساتھ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی پابندی خود ی فقہ ہے، اس سلسلہ میں جو حدیث پیش کی جاتی ہے اس کی استنادی حیثیت انتہائی مخدوش ہے۔ بہر حال حج یا عمرہ کرنے والے کو چاہیے کہ وہ مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کو باعث سعادت خیال کرے کیونکہ وہاں ایک نماز ادا کرنے سے ایک ہزار نماز کے برابر اجر ملتا ہے۔ جیسا کہ صحیح احادیث میں اس کی صراحت ہے۔ لیکن آٹھ دن وہاں مسلسل رہنے کی پابندی کتاب وسنت سے ثابت نہیں۔

(واللہ اعلم)

---

[1] مسند امام احمد، ص ۱۵۵، ج ۳۔

[2] سلسلة الاحادیث الضعیفہ ص ۵۴۰، ج ۱، حدیث رقم: ۳۶۴۔

[3] ترمذی، الصلوۃ: ۲۴۱۔

[4] ابن ماجہ، اقامۃ الصلوۃ: ۷۹۸۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث